سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ــــ

ربوہ ۵ اگست بوقت پونے نو بجے صبح

کل اور پرسوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ــ مورخہ ۲ اگست کو یہاں نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے عیسائیوں میں تبلیغ کی اہمیت واضح فرمائی اور احباب کو تحریک فرمائی کہ وہ عیسائیوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے خاص کوشش فرمائیں۔

ــ مورخہ ۳ اگست کو خیبر ایکسپریس کے ذریعہ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم معہ اہل و عیال بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کیلئے روانہ ہو گئے۔ مقامی احباب نے غیر معمولی طور پر کثرت کے ساتھ سٹیشن پر پہنچ کر دعاؤں کے ساتھ اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہا۔

ــ مورخہ ۲ اگست بعد نماز مغرب وکالت انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے دار الضیافت میں مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اور مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیا گیا۔ جس میں دیگر بزرگان سلسلہ و احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

دعوت کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر لحاظ سے اور ہر جہت سے تمام عالمین کیلئے مجسم رحمت تھے

آپ سے پہلے اور بعد میں آنے والوں نے جو کچھ حاصل کیا وہ سب کچھ آپ ہی کی برکت کے طفیل حاصل کیا

ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریر

ربوہ ۴ اگست۔ کل صبح یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب اہالیانِ ربوہ نے اہتمام کے ساتھ منائی۔ اس موقعہ پر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر انتظام ایک خاص جلسہ منعقد ہوا جس میں انسانیت کے محسن اعظم سید الاولین و الآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عدیم المثال فضائل و مناقب کا مبارک تذکرہ کیا گیا اور علمائے سلسلہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ اور حیات مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر ثابت کیا کہ حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہر پہلو سے ہمارے لئے بہترین اور کامل ترین نمونہ ہے۔ جلسہ کے دوران شروع سے آخر تک نہایت اخلاص، عقیدت اور محبت کے والہانہ جذبات کے ساتھ حضور علیہ السلام پر درود اور سلامتی کی مسنون دعائیں جملہ حاضرین جلسہ کی ورد زبان رہیں۔

کل صبح سات بجے مسجد مبارک میں یہ جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ شروع ہوا۔ ربوہ کے قریباً ہر طبقہ کے افراد نہایت ذوق و شوق سے اس میں شامل ہوئے اطفال الاحمدیہ مختلف محلوں سے جلوس کی صورت میں نعتیہ اشعار پڑھتے ہوئے جلسہ گاہ میں پہنچے جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع کی گئی۔ جو کہ مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی بعد ازاں صدر محترم نے اس جلسہ کی غرض و غایت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ جو عدیم المثال اور والہانہ عشق تھا اس کا تقاضہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے تئیں درود مجسم بنا لے۔ آپ نے درود شریف کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ جس کے بعد آپ کی تحریک پر احباب نے کچھ وقت خاموشی کے ساتھ درود شریف کا ورد کیا

صدر محترم کی افتتاحی تقریر کے بعد لئیق احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فارسی نعتیہ کلام ؎

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے انتہائی بلند مقام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض نہایت بصیرت افروز اور وجد آفریں تحریریں پڑھ کر سنائیں۔ اس کے بعد ایک بنگالی طالب علم حبیب احمد نے بنگالی زبان میں نعتیہ کلام پڑھا جس کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے "معاہدات اور امن عالم کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیمات" کے موضوع پر تقریر شروع فرمائی جس میں آپ نے متعدد مثالیں دے کر واضح کیا کہ اس بارے میں حضورؐ نے جو تعلیم دی اور جو نمونہ پیش فرمایا۔ وہ ہر لحاظ سے دنیا کے لئے بہترین اسوۂ حسنہ ہے۔ مکرم سیف صاحب کی تقریر کے بعد مکرم محمد اسلم صاحب قریشی نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نہایت مشہور و مقبول نعت

بدرگاہ ذیشان خیر الانام
شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام
بصد عجز و منت بصد احترام
یہ کرتا ہے عرض آپ کا اک غلام
کہ اے شاہ کونین عالی مقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ جبکہ تمام حاضرین جلسہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اقدس پر والہانہ انداز میں درود اور سلامتی بھیج رہے تھے۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر جلسہ نے نہایت مؤثر انداز میں تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے ثابت کیا کہ ہر لحاظ سے اور

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

گھوڑا گلی ۳۱ جولائی (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت کل شام پھر خراب ہو گئی تھی۔ نبض تیز ہو جاتی ہے اور گھبراہٹ بہت رہتی ہے۔

۲ اگست۔ آج رات بہت گھبراہٹ رہی اور بار بار آپ جاگتے رہے۔ گھبراہٹ کی تکلیف اچانک ہو جاتی ہے کبھی کم کبھی زیادہ۔

احباب حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۶ر اگست ۶۳ء

ملک میں امن کی فضا قائم رہنے ہی سے ملک ترقی کر سکتا ہے

کسی ملک وقوم کی سالمیت اور ارتقا کیلئے ضروری ہے کہ اس ملک کے باشندوں کے مختلف عناصر کے درمیان باوجود اختلافات کے کچھ ایسی مشترک باتیں موجود ہوں جو تمام ملک اور قوم کے اہم مسائل میں تمام عناصر کو ایک محاذ پر جمع کر دیں اس کے خلاف جب کسی قوم کے مختلف اجزا اور عناصر باہم خانہ جنگی میں مصروف رہیں تو لازماً بہت سی طاقتیں اور وقت اس میں صرف ہوتا رہتا ہے جس سے نہ صرف منفی بلکہ مثبت نقصان پہنچتا ہے۔

اختلافات ہر ملک وقوم کے باشندوں میں ہوتے ہیں تاہم اگر یہ اختلافات سیاسی سطح تک محدود رہیں تو اتنا نقصان نہیں ہوتا جتنا اس وقت پہنچتا ہے جب یہ اختلافات مذہبی عقائد کی بناء پر ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذہب ایک ایسی چیز ہے جس کو نہ تو بزور بدلا جا سکتا ہے اور نہ کسی قانون وغیرہ کے ذریعہ اس میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ جب تک کوئی قوم اس حقیقت سے ناواقف رہتی ہے اس وقت تک وہ قوم قطعاً صراط مستقیم پر نہیں آ سکتی اور نہ وہ کوئی ترقی کر سکتی ہے بلکہ عقائد کی جنگ زرگری کا نتیجہ عموماً سخت مضر رساں ہوتا ہے ملک میں اس کی وجہ سے سخت بے چینی اور بدامنی پھیلی رہتی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ میں جب عیسائیت کے مختلف فرقے باہم دست و گریباں رہتے تھے تمام یورپ ادبار کے پنجہ میں گرفتار تھا اور ہر طرف خون کی ندیاں بہتی رہتی تھیں مگر احیائے علوم کے زمانہ میں جب یورپ کو ہوش آیا تو انہوں نے سب سے پہلے جو کام کیا وہ یہ تھا کہ مذہبی عقائد کو سیاست سے علیحدہ کر دیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انہوں نے جو حکومتیں قائم کیں وہ بے دینی پر انحصار رکھتی ہیں اور اخلاقی اصولوں سے مبرا ہیں اور اس میں عوام کے مذہبی رجحانات کا بالکل درک نہیں ہوتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے سیاست سے مذہبی اختلافات کو خارج کر دیا اور ایک ایسی حکومت کی بناء ڈالی جس کو عرف عام میں سیکولر کہا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ سیاسی امور میں انہوں نے تمام تر انحصار قانون سازی پر رکھ دیا اور اس بات کو نظر انداز کر دیا کہ کونسی بات کسی فرقہ کے نزدیک اخلاقی یا مذہبی اقدار رکھتی ہے اور کونسی نہیں رکھتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سیاسی سطح پر عقیدے کے اختلافات ختم ہو گئے یہی نہیں بلکہ مذہبی لوگوں نے سیاست سے مکمل خلاصی حاصل کر لی اور وہ اپنا تمام وقت اور زور مذہب کی اشاعت اور تبلیغ میں خرچ کرنے کے قابل ہو گئے۔ چنانچہ آج امریکہ میں اگرچہ اکثریت پروٹسٹنٹ فرقہ کی ہے لیکن ان کا صدر مسٹر کینیڈی کٹر رومن کیتھولک ہے اگر امریکہ میں قانون سیکولر نہ ہوتا تو مسٹر کینیڈی صدر تو کجا حکومت کے شاید معمولی سے معمولی عہدہ پر بھی فائز نہ ہو سکتے افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں ابھی تک سیکولرزم کے معنی لادینی سمجھا جاتا ہے اور اس کو "دینی" کے مقابلہ میں خیال کیا جاتا ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایسی حکومت دین کی دشمن ہوتی ہے حالانکہ سیکولرزم کا صحیح مفہوم صرف اتنا ہے کہ سیاسی امور میں کسی مذہبی فرقے کے عقائد کا لحاظ نہیں کیا جائے گا بلکہ ایک قانون بنایا جائے گا جو کسی مذہبی فرقہ کو سیاسی امور میں نہ تو ترجیح دے اور نہ کسی کو ضرر رساں ہو۔

یہ درست ہے کہ سیکولرزم کے معنی یورپ میں بھی بعض دفعہ غلط سمجھے گئے ہیں اور اس کو خلاف مذہب سمجھا گیا ہے۔ مگر ایسا صرف ذہنی بے اعتدالی کی وجہ سے ہوا ہے اور یہ امر واقعی افسوسناک ہے کہ بعض صورتوں میں یہ مبالغہ ملک وقوم کے لئے خطرناک بھی ہوا ہے جیسا کہ مثلاً اشتراکیت کے اصول ہیں جو مثبت طور پر مذہب کے خلاف ایک تحریک ہے۔ یہ انتہائی مبالغہ ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ یورپ میں اس مبالغہ کی وجہ سے معاشرہ کو نقصان بھی پہنچا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ عیسائیت نے مذہب کو محض ایک خیالی چیز بنا کر رکھ دیا ہوا ہے اور اس میں بہت سی غیر عقلی رسومات داخل کر دی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے وہ ردعمل ہوا ہے جو ہم یورپی ملحدانہ تحریکات کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔

تاہم یہ امر باعث اطمینان ہے کہ اکثر مغربی حکومتیں سیکولر ہوتے ہوئے بھی ملحدانہ نہیں کہی جا سکتیں اور آزادی ضمیر کے جو اصول ان حکومتوں نے اپنائے ہیں اگر وہ صحیح مذہبی معیار سے دیکھے جائیں تو ان میں سے بہت سے قابل قدر اور مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ جبر و اکراہ دینی نہیں بلکہ لادینی حربہ ہے۔ آج بھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اشتراکیت جو مثبت طور پر ایک لادینی تحریک ہے وہی اکراہ فی الدین کو بھی جائز قرار دیتی ہے اور آمریت دراصل اسی کا ایک ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ دین کے مقابلہ میں لادینی رجحانات رکھنے والے لوگ ہی جبر کرتے رہے ہیں اور اہل دین ہمیشہ آئینی اور روادارانہ طریق پر عامل چلے آئے ہیں۔ "یخرجنکم" مخالفین انبیاء علیہم السلام کا ہی وطیرہ رہا ہے۔ مگر انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتیں ظلم و ستم برداشت کرتے ہوئے بھی پُرامن رہتی رہی ہیں اور ان کی وجہ سے کبھی کوئی فتنہ برپا نہیں ہوا بلکہ فتنہ ہمیشہ مخالفین ہی برپا کرتے آئے ہیں۔

حقیقی سیکولرزم دراصل اہل دین ہی کی فتح ہے کیونکہ صحیح دین اپنے پھیلاؤ کے لئے امن چاہتا ہے اور سیکولرزم کا اس کے سوا کوئی مطلب نہیں ہے کہ مذہب کے نام پر جو بدامنی پھیلائی جاتی ہے۔ اس کو آئینی طور پر ختم کر دیا جائے۔ اگر غور کیا جائے تو حقیقی مغربی سیکولرزم قرآن کریم کے اصول لا اکراہ فی الدین کا ہی عکس ہے۔ یہ ہرگز دین کے منافی کوئی چیز نہیں ہے۔

اس عظیم الشان اسلامی اصول کے مطابق کسی فرد یا گروہ کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ جبر سے یا آئین کے پردے میں اپنا دین کسی دوسرے انسان پر ٹھونسے۔ اس لئے جو لوگ آج مسلمانوں میں عقائد کی بناء پر اختلافات کو سیاست میں داخل کرنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو مذہبی عقیدہ کے لحاظ سے مختلف درجوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں حقیقت میں وہ ملک وقوم میں ایک نیا فتنہ اٹھانا چاہتے ہیں جس کے نتائج سوا بدامنی کے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔

ہم نے ایک گزشتہ اداریہ میں ایک طویل حوالہ پیش کر کے دکھایا ہے کہ کس طرح بعض لوگ مسلمانان پاکستان کو عقیدہ و عمل کے لحاظ سے گروہوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ سوا اس کے کوئی نہیں ہو سکتا کہ نہ صرف ملک وقوم کی ترقی رک جائے بلکہ خود اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے راستہ میں سد سکندری کھڑی ہو جائے۔ کوئی مذہبی عقیدہ اس وقت تک اشاعت پذیر نہیں ہو سکتا جب تک پورا پورا امن قائم نہ ہو اور لوگوں کو اپنے عقائد پر آزادی سے سوچنے کے مواقع حاصل نہ ہوں۔ مذہبی

(باقی ص[illegible] پر)

بہار و خزاں

رُسوا جہاں میں کس لئے درد کی داستاں کروں
آنکھ کو خونفشاں کروں زخمِ جگر عیاں کروں

دیکھا تو زندگی تمام ایک بیاباں زار ہے
مجھ کو تھی آرزو اسے دامنِ گلفشاں کروں

لالہ و گل کی نعش پر کس لئے سینہ کوبیاں
کس لئے ہم صفیرِ بلبلِ نوحہ خواں کروں

فصلِ بہار باغ میں آ کے گذر گئی تو کیا
خود کو نہ کیوں حوالۂ ولولۂ خزاں کروں

خار میں اور گل میں تنویر نہیں ہے بُعد کچھ
چاہوں تو میں جہیم کو غیرتِ صد جناں کروں

مجلس افتاء کے فیصلے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲/۷/۶۳ کو مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل فیصلے منظور فرمائے ہیں۔ از روئے رجسٹر فیصلہ جات حضور ان فیصلوں کا نام مجلس کا فیصلہ نمبر ۱۱ و فیصلہ ۱۲ ہے۔

ملک سیف الرحمن سیکرٹری مجلس افتاء

فیصلہ نمبر ۱۱۔ غیر معمولی علاقوں میں نماز کے اوقات

(۱) غیر معمولی علاقوں میں نماز کی فرضیت اور اس کے لئے وقت مقرر کرنے کا اصول۔

الف۔ نماز کی فرضیت دنیا کے ہر علاقہ میں قائم ہے۔ اور کسی علاقہ کے غیر معمولی حالات کی وجہ سے یہ فرضیت ساقط نہیں ہو سکتی۔

ب۔ غیر معمولی علاقوں میں نماز کے اوقات اندازہ سے ہوں گے۔ اور اوقات کی پابندی لفظاً نہیں ہوگی۔

(۲) نماز کے اوقات کے لحاظ سے غیر معمولی علاقے

غیر معمولی علاقوں سے مراد وہ علاقے ہیں۔

الف۔ جہاں دن رات چوبیس گھنٹوں سے زیادہ کے ہیں۔

ب۔ جہاں رات دن اگرچہ چوبیس گھنٹوں کے ہیں۔ لیکن ان میں باہمی فرق اتنا زیادہ ہے کہ وہاں قرآن و سنت کی رو سے نمازوں کے پانچ معروف اوقات کی تفریق ممکن نہیں یعنی وہ علاقے جہاں شفقِ شام اور شفقِ صبح کے درمیان امتیاز نہ ہو سکے۔ گویا درمیان میں غسق حائل نہ ہو۔

سال کے جن ایام میں یہ حرج واقع نہ ہو۔ ان میں معروف شرعی اوقات کی پابندی ضروری ہو جائے گی۔ اور ان ایام کے لئے وہ علاقے غیر معمولی قرار نہیں دیئے جائیں گے۔

(۳) غیر معمولی علاقوں میں نماز کے اوقات اندازہ سے مقرر کرنے کے بارہ میں اصولی ہدایات۔

غیر معمولی علاقوں میں نماز کے اوقات مندرجہ ذیل اصولی ہدایات کی روشنی میں متعین کئے جائیں۔

الف۔ موقتہ نمازوں کے اصل اوقات وہی ہیں جو طلوع و غروب اور سورج کے دوسرے افقی تغیرات کے مطابق عام معروف طریق سے متعین ہوتے ہیں۔ اس لئے جن نمازوں میں ممکن ہو اسی طریق کی پابندی کی جائے۔

(ب) جہاں ایسا ممکن نہ ہو وہ مقامی حالات کو مدِ نظر رکھ کر نمازوں کے اوقات چوبیس گھنٹوں کے اندر اس طرح پھیلائے جائیں کہ وہ پانچوں نمازوں کے معروف اوقات سے حتی الوسع ملتے جلتے ہوں۔ یہ نہ ہو کہ دن رات کے کسی ایک حصہ میں وہ اکٹھے اور ایک دوسرے کے بالکل قریب واقع ہوں۔

فیصلہ نمبر ۱۲۔ سینما چلانے کا کاروبار

سینما فی ذاتہ بُری چیز نہیں۔ اگر اس میں علمی اور واقعاتی فلمیں دکھائی جائیں۔ تو یہ ایک مفید چیز ہے۔ البتہ مخرب اخلاق فلموں کی صورت میں سینما دیکھنا اور سینما دکھانے کا پیشہ نحت مکروہ اور ناپسندیدہ ہو جاتا ہے۔

انصار اللہ کا نواں سالانہ اجتماع

یکم ۲۔۳ ر نومبر ۱۹۶۳ء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا نواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز یکم دو اور تین نومبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ ناظمین اضلاع و علاقہ انصار کو اس میں کثرت سے شریک کرنے کے لئے ابھی سے تحریک شروع کر دیں۔ شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز زیادہ سے زیادہ ۲۰ ستمبر تک اور نمائندگان کے اسماء ۲۰ راکتوبر تک بوساطت منتظمہ ری مجلس عاملہ مقامی مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دار الافتاء ربوہ

چند سوال اور اُن کے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب ناظم دار الافتاء

سوال۔ مذہبی رنگ میں پیدائش یا وفات کا دن منانا کیسا ہے؟

جواب۔ انبیاء یا بزرگان کی پیدائش یا وفات کا دن منانا اسلامی طریق فکر کے مطابق نہیں۔ تمام بزرگان سلف اس کے اہتمام سے اجتناب فرماتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کے طرز عمل سے بھی یہ بات ظاہر ہے۔ اس لئے جماعت کو جلسوں اور مختلف تقریبوں سے ایسے انداز سے بچنا چاہیئے۔ جو دن منانے کی بدعت کی راہ پر پڑ جانے کا خدشہ پیدا کر دے یا عوام کے رجحان کو اس طرف پھیرنے کا باعث بنے۔

جماعتوں کا اجتماعی عمل ہمیشہ اس ارشاد کے مطابق ہونا چاہیئے کہ خیر الکلام کلام اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وشر الامور محدثاتھا۔

سوال۔ مسجد میں لوگ جب نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں تو کئی اشخاص غلطی سے ان کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسی صورت میں بعض اوقات نماز کو ادا کرنے والا شخص انہیں ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ بعض تیز مزاج لوگ دھکا دے کر پیچھے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس بارے میں صحیح مسلک کیا ہے؟

جواب۔ نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنا گناہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے

لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیراً لہ من ان یمر بین یدیہ

(بخاری)

یعنی اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا کہ اسے اس کا کتنا بڑا گناہ ہوتا ہے۔ تو وہ چالیس دن تک کھڑے رہنا اس کے آگے سے گزرنے سے زیادہ بہتر سمجھتا یعنی ایک انسان معمولی سی جلد بازی کے نتیجہ میں بعض اوقات اپنا بہت بڑا نقصان کر لیتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ تھوڑا سا صبر کر لیتا تو وہ اس گناہ سے بچ جاتا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزرنے لگے تو نمازی کو چاہیئے کہ وہ اسے روکے۔ اور اگر وہ نہ رکے تو اسے دھکا دیکر پیچھے ہٹا دے۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔ یعنی جلد بازی اور نماز کے عدم احترام کی وجہ سے وہ شیطنت کا مرتکب ہو رہا ہے۔ (بخاری مسلم)

باقی کسی کے گزرنے سے نماز پڑھنے والے کی نماز پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ اس کی نماز صحیح ہے۔ صرف گزرنے والا ہی گنہگار ہوتا ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہے تو کتنی دور سے گزرے اس کا جواب یہ ہے کہ ایک صف کا فاصلہ چھوڑ کر آگے سے انسان گزر سکتا ہے۔ یوں سمجھئے کہ سجدہ میں پیشانی کے رکھنے کی جگہ سے ایک دو فٹ ادھر سے گزرنا جائز ہوگا۔ دراصل ممانعت اس بات کی ہے کہ انسان نمازی اور اس کی سجدگاہ کے درمیان میں سے گزرے۔ حسب ضرورت سجدگاہ سے باہر کی طرف سے گزرنا منع نہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر کوئی شخص سترہ یا کسی اور وجہ سے اپنی صف کی تعیین کر لے تو اس سے ورے گزرنے میں کچھ حرج نہیں۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجھہ شیئاً فان لم یجد فلینصب عصاً فان لم یکن معہ عصاً فلیخطط خطاً ولا یضرہ ما مر بین یدیہ۔

(مسند احمد)

یعنی اگر کوئی کھلی جگہ نماز پڑھنے لگے تو اسے چاہیئے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے۔ جو سترہ اور روک کا کام دے۔ اگر اس کے پاس اور کوئی چیز نہ ہو تو اپنی چھڑی ہی کھڑی کر دے۔ اگر چھڑی بھی نہ ہو تو خط کھینچ دے۔ جس کے معنے یہ ہوں گے کہ اس نشان کے اندر سے گزرنا منع ہے البتہ اس کے باہر سے انسان گزر سکتا ہے اور اس سے نماز پر کچھ اثر نہیں پڑے گا۔ چونکہ آجکل مساجد میں اپنے طور پر سترہ کے لئے مذکورہ بالا قسم کے نشان قائم کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔

غرض مختلف احادیث کی بناء پر علماء نے وضاحت کی ہے کہ نمازی سے قریباً تین ہاتھ کی دوری سے انسان گزر سکتا ہے (نیل الاوطار ۴۲/۳) اس گنجائش کی ایک اور دلیل یہ بھی ہے کہ حدیث میں نمازی کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ آگے سے گزرنے والے کو ہاتھ سے روکے اور یہ تب ہی ممکن ہے جبکہ وہ نمازی کے اتنے قریب سے گزر رہا ہو کہ نمازی کا ہاتھ اس تک پہنچ جاتا ہو۔ یہ حکم تو بالکل نہیں کہ نماز پڑھنے والا آگے بڑھ کر اور قدم چل کر گزرنے والے کو جا روکے۔ پس روکنے یا گزرنے والے کے گنہگار ہونے کا سوال تبھی پیدا ہوتا ہے جبکہ نمازی کے قریب سے اسی صف پر سے گزرے جس میں نمازی نماز پڑھ رہا ہے۔ سامنے کی دوسری صف پر سے حسب ضرورت گزرنا منع نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوال

بعض اوقات مسجد میں مستورات کو دو ستونوں کے درمیان کی جگہ ملتی ہے۔ کیا ان ستونوں کے درمیان میں مستورات کی نماز جائز ہو سکتی ہے۔ اور اس طرح کی صف بندی جائز ہے؟

جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پیل پایوں کے بیچ میں (یعنی ستونوں کے درمیانی دروں میں) کھڑا ہونے کا ذکر آیا کہ بعض احباب ایسا کرتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا:۔

"اضطراری حالت میں تو جائز ہے۔ ایسی باتوں کا چنداں خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ خدا کی رضامندی کے موافق خلوص دل کے ساتھ اس کی عبادت کی جائے۔ ان باتوں کی طرف کوئی خیال نہیں کرنا"۔ (مجموعہ فتاوی احمدیہ ۸۲/۱)

سوال

ایک دوست کہتے ہیں کہ خرگوش حلال نہیں ہے کیونکہ جتنے بھی جانور اوپر اور نیچے کے دانت رکھتے ہیں حلال نہیں۔ جو بل نکال کر رہتے ہیں وہ حلال نہیں۔ چونکہ خرگوش میں بھی یہی وصف ہے اس لئے حلال نہیں۔ علاوہ ازیں اسے حیض بھی آتا ہے؟

جواب

کسی جانور کے حلال یا حرام ہونے کی یہ کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ حلت و حرمت کا تعلق نصوص سے ہے اور اصول یہ ہے کہ جن جانوروں کے متعلق قرآن یا حدیث صحیح میں حرمت یا کراہت کی صراحت آئی ہے ان کے سوا باقی سب حلال ہیں۔ ہاں کھانے کے لئے حلت کے علاوہ ایک اور ہدایت بھی ہے اور وہ یہ کہ خوراک طیب اور پاکیزہ ہو۔ اس لحاظ سے اگر کسی کی طبیعت خرگوش کھانے کو ناپسند کرے تو اس کی گنجائش ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ حرام ہے۔ حدیث میں ہے:۔

عن انسؓ قال انفجنا
ارنبًا بمر الظہران
فسعی القوم فلغبوا
وادرکتھا فاخذتھا
فاتیت بھا ابا طلحۃ
فذبحھا وبعث الی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم
بورکھا وفخذھا فقبلہ

(بخاری)

یعنی حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے شکار کرتے ہوئے ایک خرگوش پکڑا۔ حضرت ابو طلحہؓ نے اسے ذبح کیا اور پکا کر اس کی ران آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوائی۔ حضورؐ نے اسے قبول فرمایا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپؐ نے خود تو نہیں کھایا لیکن صحابہؓ کو کھلایا اور کسی قسم کی کراہت کا اظہار نہیں فرمایا۔ ایک اور حدیث ہے جو سند کے لحاظ سے کافی ضعیف ہے کہ چونکہ اسے حیض آتا ہے (یعنی انھا تدمی او انھا تحیض) اس وجہ سے میں خود تو نہیں کھاتا لیکن کسی کو کھانے سے منع بھی نہیں کرتا۔ (نیل الاوطار ۱۰۲/۸)

یہ روایت اگر صحیح بھی ہو تو بھی اس کا تعلق زیادہ سے زیادہ طبعی ناپسند سے ہے حرمت اس سے ثابت نہیں ہوتی۔ غرض حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص کے سوا باقی تمام صحابہؓ اس کے حلال ہونے کے قائل ہیں ہاں بعض نے ناپسند کیا ہے اور اہل بیت رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے بھی یہی روایت ہے لیکن ایسی کراہت کا تعلق طبعی ناپسند سے ہے۔ حرمت سے نہیں۔ البتہ جہاں تک قیاس کا تعلق ہے بعض احادیث میں کراہت تحریمی کے لئے یہ قاعدہ بیان ہوا ہے کہ جو جانور کچلیاں رکھتے ہیں اور شکار پر گزارا کرتے ہیں ان کا گوشت کھانا منع ہے۔

(ترمذی بحوالہ نیل الاوطار ۱۱۶/۸)

"مقابلہ میں سیاسی اقتدار کے حصول کے لئے کھڑا ہونا ایک عظیم فتنہ ہے جس کو شروع ہی سے دبا دینا حکومت کے اوّلین فرائض میں سے ہے"

"دائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے"

قافلۂ قادیان کیلئے حکومت کو درخواست بھجوائی جا چکی ہے

خواہشمند احباب میرے دفتر میں جلد درخواستیں بھجوا دیں

(حضرت مرزا عزیز احمد صاحب قائمقام ناظر خدمت درویشاں)

دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان کے قافلہ کے لئے حکومت مغربی پاکستان کے ذریعہ میرے دفتر سے درخواست بھجوا دی گئی ہے۔ اس دفعہ قادیان کا مذہبی روحانی اجتماع ۱۸، ۱۹، ۲۰؍ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ہوگا۔ اور قافلہ کی روانگی (بشرط منظوری) انشاء اللہ تعالےٰ ۱۷؍ دسمبر کو لاہور سے ہوگی اور قادیان سے واپسی ۲۱؍ دسمبر کی شام کو ہوگی۔ احباب کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

جو دوست قافلہ میں جانا چاہیں وہ میرے دفتر سے شمولیت کے لئے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنے ضروری مطلوبہ کوائف بھجوا دیں۔ مندرجہ ذیل شرائط جو بہرحال ضروری ہیں انہیں ملحوظ رکھا جائے۔

(۱) صرف ایسے دوست درخواست بھجوائیں جن کے پاس باقاعدہ منظور شدہ پاسپورٹ موجود ہو جو ہندوستان کے سفر کے لئے کام آ سکے نیز وہ پختہ طور پر قادیان جانے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں اور بعد میں ارادہ ترک کر کے دفتر کی پریشانی اور ناواجب اخراجات کا موجب نہ بنیں۔

(۲) ہر درخواست پر صدر مقامی جماعت یا امیر مقامی جماعت کی تصدیق درج ہونی ضروری ہے۔

(۳) گورنمنٹ کے ملازمین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے محکمہ کے افسر سے تحریری اجازت نامہ حاصل کریں۔

جن احباب کے پاس پاسپورٹ موجود نہیں وہ ابھی سے اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ تیار کرانے کی کوشش فرمائیں تاکہ قافلہ میں شامل ہو کر قادیان کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہو سکیں۔ اور جوں جوں ان کے پاسپورٹ تیار ہوتے جائیں وہ نظارت خدمت درویشاں سے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ بھجواتے رہیں۔ پاسپورٹ مکمل ہونے سے پہلے میرے دفتر میں درخواست بھجوانے کی ضرورت نہیں۔

(مرزا عزیز احمد قائمقام ناظر خدمت درویشاں)

ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر ہسپتال کے پرائیویٹ کمرے مکمل ہو گئے ہیں۔ یہ کمرے پرائیویٹ مریضوں کے لئے ہوں گے جن سے حسب قواعد مناسب کرایہ وغیرہ لیا جایا کرے گا۔ امید ہے متمول احباب جو باہر کے ہسپتالوں میں جا کر پرائیویٹ کمرے لے کر علاج کرواتے ہیں اب فضل عمر ہسپتال میں داخل ہو کر علاج کروایا کریں گے۔ یہاں زچگی کے مریض بھی جو پرائیویٹ کمروں میں رہنا پسند کریں داخل ہو سکتے ہیں۔ ان کمروں کی سروس کے لئے ہسپتال کو ایک بیرے کی ضرورت ہے جو کھانا کھلانے وغیرہ کا کام اچھی طرح جانتا ہو تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔

نیز ایک باورچی کی ضرورت ہے جو مریضوں کا کھانا اچھی طرح پکا سکتا ہو اور کچھ انگریزی قسم کے کھانے پکانے بھی جانتا ہو۔ درخواستیں چیف میڈیکل آفیسر کے نام آنی چاہئیں۔

خاکسار مرزا منور احمد

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

عقیدہ ایک نہایت ہی نازک چیز ہے تاہم دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں ہے جو نہ صرف مذہبی بلکہ ہر قسم کی رائے کو بہ جبر بدلے جانے کی کوشش کو برداشت کر سکے۔ عقلمندی یہی ہے کہ اس کو سیاسی طوفانوں کے ماحول سے بچایا جائے۔

اس ضمن میں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ ایک اسلامی ملک میں جس میں مسلمانوں کے مختلف فرقے آباد ہیں اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنانے کا یہ مطلب ہے کہ گویا وہی پارٹی اسلامی ہے باقی سیاسی پارٹیاں غیر اسلامی ہیں اور ان کے ارکان مسلمان نہیں۔ بلکہ غیر مسلم ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہماری رائے میں ایسی جماعتیں نہیں ہونی چاہئیں جو مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کریں یا تبلیغ و اشاعت اسلام کی مہمات چلائیں مگر ایسی جماعتوں کا بطور جماعت کے سیاسی پارٹی بنانا اور دوسری ایسی جماعتوں کے

قسط ۲

تحریک پچیس لاکھ روپے سالانہ

مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال۔ ربوہ

گزشتہ سے پیوستہ سال مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وہ اسباب بیان فرمائے تھے جن کی وجہ سے متواتر کئی سال سے جماعت کو توجہ دلائے جانے کے باوجود ابھی تک صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی پچیس لاکھ روپے سالانہ تک نہیں پہنچ سکی اور ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کمی کا علاج بھی تجویز فرما دیا تھا۔ جو یہ ہے کہ:۔

"میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انھیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے"
(پیغام بنام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء)

۲۔ پس معلوم ہوا کہ پچیس لاکھ روپے سالانہ کی منزل تک نہ پہنچ سکنے کی اصل وجہ یہی ہے کہ ابھی تک تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت نے اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھا۔ یہ نکتہ خاص طور پر قابل غور ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ نہیں فرمایا کہ ان تمام عہدہ داروں کو اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہیئے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔ کیونکہ جب تک کوئی شخص اپنی ذمہ داری کو سمجھ ہی نہ سکے اس وقت تک اسے ادا کرنے کا سوال بھی پیدا ہی نہیں ہو سکتا اور جب یہ عہدہ دار اس بارہ میں اپنی ذمہ داری کو اچھی طرح سمجھ لیں گے تو پھر انھیں اس ذمہ داری کے ادا کرنے کی طرف لازمی طور پر توجہ پیدا ہو جائیگی اس سلسلہ مضامین سے خاکسار کی یہی غرض ہے کہ اس بارہ میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت اپنی ذمہ داری سمجھ لیں۔ تب ہمارے چندے یکدم پچیس لاکھ روپے سالانہ سے بھی بڑھ جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۳۔ خاکسار قبل ازیں عرض کر چکا ہے کہ اس ارشاد کی تعمیل کرنے کے لئے اکثر جماعتوں کے عہدہ داروں نے اپنی اپنی سمجھ اور استعداد کے مطابق دن رات محنت اور کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے چندوں کی وصولی میں غیر معمولی اضافہ بھی ہوا ہے لیکن اپنے طور پر کوشش کرنا کچھ اور رنگ رکھتا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کو سمجھ کر من وعن ان کے مطابق عمل کرنا کچھ اور ہی رنگ رکھتا ہے اور اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ابھی تک بہت سی جماعتوں کے عہدہ داروں نے اس بارہ میں اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر نہیں سمجھا کیونکہ آئے دن کسی نہ کسی جماعت کی طرف سے کوئی نہ کوئی ایسا مطالبہ آ جاتا ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے صریح خلاف ہوتا ہے اور اصرار کیا جاتا ہے کہ نظارت بیت المال ان غلط مطالبات اور تجاویز کو اپنا لے جو بعض عہدے دار اپنی طرف سے جماعت کی بہبودی کی خاطر پیش کرتے ہیں۔

۴۔ جماعت احمدیہ کے افراد کو اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جو والہانہ محبت ہے آج اس کی نظیر دنیا میں کہیں بھی نہیں پائی جاتی۔ اس لئے یہ تو گمان بھی نہیں کیا جا سکتا کہ خدانخواستہ کوئی عہدہ دار جان بوجھ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے خلاف عمل کرنا پسند کرتا ہو۔ لامحالہ یہی ماننا پڑے گا کہ بعض عہدہ دار غفلت یا سستی یا عدم توجہ کے باعث حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور اس طرح نادانستہ طور پر اپنی رائے کو منوانے پر اصرار کرتے ہیں خواہ وہ رائے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے خلاف ہی کیوں نہ ہو مثلاً یہ کہ نادہندوں کو مقامی جماعتوں کے بجٹوں میں شامل نہ کیا جائے یا ان کے خلاف تعزیری کارروائی کے لئے مقامی جماعتوں کی بجائے نظارت بیت المال فوری اقدام کرے اسی طرح بعض جماعتیں بے شرح چندہ دینے والے احباب کی صحیح آمدنیاں بجٹوں میں درج کرنے سے گریز کرتی ہیں یا معقول وجہ کے بغیر سابقہ بقایا جات معاف کرانے پر زور دیتی ہیں۔

۵۔ پیشتر اس کے کہ خاکسار ان غلط فہمیوں کی وضاحت کرے جن کی وجہ سے ہم ابھی تک پچیس لاکھ روپے سالانہ کی منزل تک نہیں پہنچ سکے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں صحیح طریق عمل کی نشاندھی کی جائے خاکسار احباب کی خصوصی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے کہ بے شک ہمارے لئے انشاء اللہ تعالیٰ ہر میدان میں کامیابی مقدر ہے اور یہ پچیس لاکھ روپے سالانہ کی تحریک بھی ضرور کامیاب ہوگی اور اس کے آثار بھی پیدا ہو چکے ہیں لیکن کسی جماعتی مہم میں جلد کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کو سمجھنے اور ان پر کما حقہ عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کی جائے کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جو تائید الٰہی حاصل ہے وہ جماعت کے کسی دوسرے فرد کو حاصل نہیں چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"ہماری شریعت نے یہ حکم دیا ہے کہ نہیں خدا کے رسول پر تقدم نہیں کرنا چاہیئے۔ اور یہ حکم محض خدا کے انبیاء سے مخصوص نہیں بلکہ جس طرح ایک رسول پر تقدم منع ہے اسی طرح اس کے خلیفہ پر بھی تقدم منع ہے پھر ایسا خلیفہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی فتح کیلئے جرنیل مقرر کیا ہو۔ اس پر تقدم تو بہت ہی ناجائز بات ہے اور جماعت کا فرض ہے کہ وہ ہر معاملہ میں ڈر ڈر کر اور پھونک پھونک کر قدم رکھے ایسا نہ ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی مورد بن جائے ہر قدم ہمارے لئے ایسا ہے کہ اس میں خدائی رہنمائی کی ضرورت ہے اور خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ یہ سلوک ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے فضل سے میری رہنمائی فرماتا ہے بعض دفعہ الفاظ میں وہ مجھ پر وحی نازل کر دیتا ہے اور بعض دفعہ میرے قلب پر وہ اپنا فیصلہ نازل کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک میرے ساتھ اتنی کثرت اور تواتر سے ہوتا ہے کہ میں خود حیران رہ جاتا ہوں کہ میری زبان سے کیا نکل رہا ہے۔ مگر ابھی چند دن نہیں گزرتے کہ جو کچھ میری زبان پر جاری ہوا ہوتا ہے وہ واقعات کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔"
(مجلس مشاورت ۱۹۶۲ء الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۳ء)

اذکروا موتکم بالخیر۔

آہ! سید ولایت شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید صاحب مرحوم شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کے بزرگوں کے سجادہ نشین تھے ان کے بزرگوں کے مزار پر بڑا میلہ لگا کرتا تھا۔ اور خوب گانا بجانا ہوتا تھا ہر سال عرس ہوتا تھا۔ لیکن جب سید مرحوم کو احمدیت نصیب ہوئی تو انھوں نے میلے کی بجائے وہاں احمدی مبلغین کو لے جا کر اب تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ کئی مباحثات بھی ہوئے غیر احمدی لوگ وہاں زیارت کے لئے آتے ہیں ان کے کھانے اور رہائش کا انتظام بھی شاہ صاحب کرتے تھے اور مبلغین کو بلا کر وہاں تقریریں کرواتے تھے شاہ صاحب سے میری ۳۳-۱۹۳۲ء میں واقفیت ہوئی جب کہ یہ اپنے جلسہ کے لئے مبلغین لینے کے لئے آیا کرتے تھے مبلغین کا خرچ بھی خود برداشت کرتے تھے اور دیگر مہمانوں کا خرچ بھی شاہ صاحب کی نیکی کا اثر ارد گرد کے علاقہ میں بڑا اچھا تھا۔ اور اپنے علاقہ معزز سمجھے جاتے تھے ان کے اثر اور رسوخ اور نیکی کا ہی اثر تھا کہ بعض سرکاری مقدمات میں بھی ان کو ثالث مقرر کر دیا جاتا تھا۔ اور یہ ان کے درمیان فیصلہ کر دیتے تھے تقسیم ملک کے بعد ۱۹۴۹ء میں یہ دفتر بہشتی مقبرہ لاہور میں بطور انسپکٹر وصایا کے کام کرنے لگے۔ اپنے کام میں نہایت محنتی اور دیانتدار تھے اور انکی نیکی اور تقویٰ کا اثر تھا کہ جس علاقہ میں یہ دورہ پر جاتے کامیاب رہتے اور کافی وصایا بھیجتے رہتے تھے۔ بڑے اچھے اخلاق کے مالک تھے دعاؤں کے بڑے عادی تھے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور یقین وایمان رکھتے ہوئے دعائیں کرتے رہتے تھے اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو سنتا تھا ان کے بڑے صاحبزادے سید محمد امین صاحب دیہاتی مبلغین میں کام کرتے ہیں جو اپنے والد مرحوم کے نیکی و تقویٰ میں وارث ہیں۔ شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کی اسامی سے ساٹھ سالہ عمر ہونے پر ریٹائر ہو گئے تھے لیکن ان کے حسن کارکردگی کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ نے ان کو دوبارہ اسی اسامی پر لگا لیا تھا اور اسی اسامی پر کام کرتے ہوئے بس کا حادثہ پیش آ گیا جس سے جانبر نہ ہو سکے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللھم اغفر لہ واکرم نزلہ وابعثہ فی اعلیٰ علیین آمین۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نیکی تقویٰ میں ان کے آثار پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار عطا محمد ساقی ہیڈ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔ حال B/365 کالج روڈ راولپنڈی۔

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہمارا مرکزی سالانہ اجتماع ۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار مرکز ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی ہوں گے۔ جملہ ناظمین اطفال اور مربیان اطفال سے گزارش ہے کہ اجتماع کے سلسلہ میں ابھی سے ضروری انتظامات شروع کریں اور زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس میں شرکت کے لئے تیار کریں، اجتماع کے پروگرام کی تفصیل رسالہ تشحیذ اور الفضل کی آئندہ اشاعتوں میں درج کر دی جائیں گی پروگرام کے سلسلہ میں اگر مجالس کوئی تجاویز بھجوانا چاہیں تو پندرہ اگست سے پہلے پہلے بھجوا دیں۔ تا ان پر غور ہو سکے۔

(قائم مقام مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ہمّت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا

دیہاتی جماعتیں اپنا چندہ تحریک جدید عموماً سال گزرنے کے بعد فصل خریف پر ادا کرتی ہیں اگر وہ ہمت کریں تو گندم کی فصل پر چندہ تحریک جدید کی بھی گنجائش نکل سکتی ہے۔ . . . . گندم کی فصل پر چندہ ادا کرنے سے ایک تو نقایا داری کے داغ سے جماعت محفوظ رہتی ہے۔ دوسرے سلسلہ کو اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ جس کی تفصیل متعدد مرتبہ اخبار الفضل اور چٹھیوں کے ذریعہ عرض کی جا چکی ہے۔ اس قسم کی ہمت کی مثال سیالکوٹ ضلع کی ایک جماعت کوٹ آغا نے قائم کی ہے ہمارا انسپکٹر وہاں پہنچا تو جماعت نے معذوری کا اظہار کیا۔ لیکن پھر سب نے تعاون فرمایا اور ہمت کر کے اپنا بجٹ سو فیصدی پورا کر دیا۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

اسی طرح جملہ دیہاتی جماعتیں ہمت کریں تو چندہ تحریک جدید سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۱ راکتوبر ۶۳ء تک مرکز میں پہنچایا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس نکتہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اپنی مرحومہ بچی کیلئے دائمی دعاؤں کا انتظام

محترم میر سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ مطلع فرماتے ہیں :-

"میں نے مبلغ یکصد روپیہ امانت میں جمع کرا دیا ہے۔ یہ چندہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب نے اپنی مرحومہ بچی (سیدہ امۃ الصمد طلعت) کی طرف سے دیا ہے۔ مسجد سوئٹزرلینڈ کے لئے۔ وہ مزید -/۲۰۰ روپیہ بھجوائیں گے۔ تاکہ عزیزہ کا نام مسجد پر کندہ ہو سکے۔"

ان سطور کے لکھتے ہوئے مزید -/۲۰۰ روپیہ بھی صاحبزادہ صاحب کی طرف سے موصول ہو گیا ہے۔ فجزاھم اللّٰہ احسن تعالیٰ۔

قارئین کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور ان کی مرحومہ بچی کو جنت الفردوس میں درجات کی بلندی عطا فرمائے۔ آمین — مرحومین کے لئے دائمی دعاؤں کا انتظام مرحومین کی صحیح خدمت ہے مخیر احباب اس طرف توجہ فرمائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

چندہ وقف جدید

ضلع لائل پور کی مندرجہ ذیل دیہاتی جماعتوں کی طرف سے وقف جدید کے وعدوں کی ابتک انتظار ہے۔ ان کو مزید ایک ماہ کی مہلت دی جاتی ہے۔ اب بار بار یاد دہانی کا وقت نہیں رہا وعدہ جات کے ساتھ ہی وصولی کر کے چندہ مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

چک ۲۳۳/R.B - ۲۳۲ - ۲۳۹ - ۲۷۷ - ۴۱۶ - ۶۶۹
۳۳۲ - ۲۸۱ - ۴۳۳ - ۷۴۵ - ۲۹۵ - ۱۹۵
۲۸۳ - ۲۶۱ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۲۸۷ - ۲۴۳
۲۹۷ - ۲۷۸ - ۲۷۶ - ۴۳۰ - ۳۶۷ - ۳۶۹
۲۹۶۱ گوجرہ - کمالیہ - عبداللہ شہر - جھنگل امام شاہ ۲۶/ج ب
۲۷ - ۳۰ - ۳۳ - ۳۶ - ۴۰ - ۵۰ - ۵۷ - ۵۸ - ۶۶ - ۶۸ -
۷۲ - ۷۶ - ۸۱ - ۸۴ - ۸۶ - ۸۸ - ۹۴ - ۹۶ - ۹۷
۱۲۵/ر ب - ۱۲۶ - ۱۳۲ - ۱۴۶ - ۱۴۸ - ۱۰۸ - ۱۳۹ - ۱۸۲
۱۴۷ - ۱۹۵ - ۲۰۹ - ۲۳۰

امراء کرام و دیگر احباب جماعت سے گزارش ہے کہ جس قدر ممکن ہو سکے وعدہ جات اور چندہ ارسال فرما دیں۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقف جدید)

داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ

تاریخ داخلہ میں ۶۳/۷/۱۰ سے ۶۳/۸/۱۰ تک توسیع ہو گئی ہے۔ امسال ٹسٹ قابلیت نہیں ہوگا (پ۔ٹ ۶۳/۷/۲۶) (ناظر تعلیم)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء فی الدنیا والاٰخرۃ قارئین کرام سے ان سب کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۳۴۱	احباب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین بذریعہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب	۳۵-۰۰
۳۴۲	" " گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودہا بذریعہ مکرم میر خلیل الرحمٰن صاحب	۱۲-۰۰
۳۴۳	محترمہ حبیبہ ناصرہ بیگم صاحبہ کنڈ کلاں ضلع سیالکوٹ	۲۵-۰۰
۳۴۴	محترمہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ بیگم چوہدری محمد امین صاحب سیالکوٹ	۱۰-۰۰
۳۴۵	مکرم محمد اکمل صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	۱۰-۰۰
۳۴۶	احباب جماعت احمدیہ لائلپور بذریعہ شیخ محمد یوسف صاحب	۱۱۰-۲۵
۳۴۷	" " " وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ بذریعہ حکیم شمیم حسین صاحب	۳۰-۰۰
۳۴۸	" " " کھلنا مشرقی پاکستان	۳۷-۰۰
۳۴۹	" " " سرگودہا بذریعہ بابو محمد عالم صاحب	۱۵-۰۰
۳۵۰	مکرم علی محمد صاحب ریٹائرڈ ٹیچر ضلع ڈیرہ غازیخاں	۴۰-۰۰
۳۵۱	احباب جماعت احمدیہ چک ۱۶۹/ر ب ضلع بہاولنگر	۱۰-۰۰
۳۵۲	" " گوکھووال بذریعہ مکرم محمد یعقوب صاحب	۱۲-۰۰
۳۵۳	مکرم حکیم محمد نذیر صاحب ہنگڑیل ضلع سرگودہا	۷۰-۰۰
۳۵۴	احباب جماعت احمدیہ میمن سنگھ مشرقی پاکستان	۱۰-۰۰
۳۵۵	مکرم سید محمد حسین صاحب سمندری ضلع لائلپور منجانب اہلیہ صاحبہ مرحومہ	۱۵۰-۰۰
۳۵۶	محترمہ امۃ النصیر صاحبہ بھٹی ضلع تھرپارکر (سندھ)	۱۰-۰۰
۳۵۷	احباب جماعت احمدیہ جہلم بذریعہ مکرم عبدالرحیم صاحب	۱۵-۳۷
۳۵۸	مکرم نعمت اللہ صاحب مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ (سندھ)	۱۰-۰۰
۳۵۹	احباب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ بذریعہ ملک محمد اکرم صاحب	۱۷-۰۰
۳۶۰	مکرم ناصر احمد صاحب سرائے عالمگیر ضلع گجرات	۱۰-۵۶

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

خاکسار کے بڑے بھائی چوہدری عبدالعزیز صاحب ولد چوہدری غلام محمد صاحب آف پھمبیاں ضلع ہوشیارپور حال کراچی لائل پور کے قریب ایک گاؤں میں مورخہ ۶۳/۷/۲۱ بروز اتوار وفات پا گئے۔ اور وہیں دفن کئے گئے۔ وہاں ان کے سوا اور کوئی احمدی نہیں۔ مرحوم کا جنازہ غائب مورخہ ۶۳/۷/۲۸ کو بعد نماز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھایا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(چوہدری عبدالحمید۔ سیکرٹری تحریک جدید حلقہ مالیر کراچی نمبر ۲)

۲- جامعہ احمدیہ کے جماعت چہارم کے ایک مخلص طالب علم عبدالغفور خادم مورخہ ۶۳/۷/۲۲ بروز سوموار بوقت گیارہ بجے دن ایک دن اور رات بیمار رہ کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ آپ واقفِ زندگی تھے۔ دعا اور عبادت سے آپ کو خاص شغف تھا۔ نماز تہجد کے عادی تھے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرما دیں (عزیز محمد اظہر متعلم درجۃ رابعہ)

درخواست ہائے دعا

میرے خاوند مولوی شہزادہ خان صاحب سابق استاد جامعہ احمدیہ شدید بیمار ہیں اور آج کل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ بہنوں اور بھائیوں اور نیز بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (اہلیہ مولوی شاہزادہ خان صاحب فاضل)

۲- مکرم سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال گزشتہ دنوں بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار رہے ہیں بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (مختار احمد ہاشمی دارالصدر شرقی ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۱۲۸:- میں خلیل احمد ولد محمد ابراہیم مرحوم قوم کشمیری پیشہ معمار عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت غربی فیکٹری ایریا ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۶/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے جو میری ملکیت ہے مکان ایک عدد پختہ محلہ دار الرحمت غربی (فیکٹری ایریا) جس کی کل قیمت اندازاً -/۵۵۰۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت -/۲۰۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور میں اگر کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کر دوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد خلیل احمد معرفت مسجد احمدیہ۔ فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ۔ گواہ شد محمد علی جان وصیت نمبر ۶۳۹۰ سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد۔ صوبیدار نواب الدین وصیت نمبر ۵۴۴۵ مکان نمبر ۲۰/۱۳۱-۲ رام جی لین مسجد روڈ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۲۹:- میں سکینہ بی بی زوجہ سید محمد یوسف قوم سید پیشہ خانہ نشینی عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۹ء ساکن دار الرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری کوئی آمد نہیں اگر کبھی ہوگی تو اس پر بھی مندرجہ ذیل وصیت حاوی ہوگی میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں حق مہر -/۵۰۰ روپے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر -/۵۰ روپے میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو اس کی ادائیگی کے ذمہ دار میرے خاوند ہوں گے۔ نیز اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ خود پیدا کروں یا قانونی طور پر مجھے آج کی تاریخ کے بعد ملے تو اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اگر کوئی رقم وصیت میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں تو وہ رقم منہا کر دی جائے گی لہذا ایں چند حروف بطور وصیت تحریر کر دیئے ہیں کہ سند رہے ذلیس وہ۔ محمد یوسف خاوند موصیہ ۱۰۔۵۔۶۳

الامۃ۔ نشان انگوٹھا سکینہ بی بی موصیہ۔ گواہ شد غلام حضور دفتر جائداد ربوہ۔ گواہ شد محمد عبد اللہ قریشی ہیڈ کلرک دفتر پراویڈنٹ فنڈ۔ گواہ شد عبد القدیر دفتر جائداد۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۳۰:- میں امینہ بیگم بنت چوہدری رشید احمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۰/۱۱-۷ ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے نقد -/۴۶۳ روپے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں اور نہ کوئی اور آمد کا ذریعہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اور اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط الراقم الحروف محمد علی سیکرٹری مال چک ۳۰/۱۱-۷ ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری۔ الامۃ امینہ بیگم بنت چوہدری رشید احمد صاحب چک ۳۰/۱۱-۷ گواہ شد۔ چوہدری نذیر احمد پریذیڈنٹ چچا حقیقی امینہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ حال چک ۳۰/۱۱-۷ ضلع منٹگمری۔

مسل نمبر ۱۷۱۳۱:- میں سعادت احمد ولد بشارت احمد صاحب قوم کرہچہ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے، کیونکہ میرے والدین بفضل تعالیٰ بقید حیات ہیں اپنے والد صاحب کی طرف سے مجھے مبلغ پچاس روپے نصف جس کا مبلغ پچیس روپے ہوتے ہیں بطور جیب خرچ ماہوار ملتے ہیں میں مذکورہ بالا آمدن جو اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز اس کے علاوہ میں آئندہ جو بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد یا آمد پیدا کروں گا اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد اور آمد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد۔ سعادت احمد معرفت شیخ بشارت احمد صاحب منڈی بہاؤالدین ۲۶/۲/۶۳ گواہ شد۔ عبد العزیز ڈینس شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔ گواہ شد۔ چوہدری نذیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۱۷۱۳۲:- میں محمد حسین ولد چوہدری ایم گل محمد مرحوم قوم کھٹی راجپوت۔ پیشہ پنشنر عمر ۷۲ سال بیعت فروری ۱۹۱۳ء ساکن جھنگ شہر۔ حال ۳-۶۲/E - پی ای سی ایچ ایس کراچی ۲۹۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا ایک کچا پختہ مکان دریا نزد مرحوم مسالہ جھنگ شہر میں واقع ہے جس کی قیمت اندازاً -/۱۰۰۰ روپے ہے (۲) میرا ایک اور پختہ مکان بیرون دروازہ تمنہ والا جھنگ شہر میں واقع ہے اس کی تعمیر پر اندازاً -/۵۸۶۰ روپے خرچ ہوئے تھے اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی (۳) میں سرکاری پنشنر ہوں اور مجھے ماہوار پنشن مبلغ ۱۰۵-۸۱ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد خاکسار محمد حسین بقلم خود۔ گواہ شد برکت اللہ محمود مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۱۳۳:- میں فضل جان بیوہ خدا بخش صاحب مرحوم قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۵۴ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن مخدوم گجر براستہ ٹیکسلا ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے مہر ۳۲ روپے۔ زیورات اس وقت کوئی نہیں ہیں۔ اراضی بارانی ۵ کنال واقع مخدوم گجر ضلع راولپنڈی میں ہے جس کی قیمت بازاری بھاؤ کے مطابق -/۵۰۰ روپے ہے کل میزان ۵۳۲ روپے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس جائداد کے علاوہ میری آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط۔ راقم الحروف محمد نواز مومن دلبر حقیقی موصیہ موصوفہ خلافت لائبریری ربوہ

الامۃ۔ فضل جان بیوہ خدا بخش مرحوم معرفت محمد نواز مومن۔ خلافت لائبریری ربوہ۔ گواہ شد۔ امۃ الرحمٰن طیبہ بنت مومن جی صاحب نصرت گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ۔ گواہ شد۔ محمد نواز مومن ابن خدا بخش صاحب مرحوم خلافت لائبریری ربوہ۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ دفتر بہشتی مقبرہ۔ ربوہ۔

درخواستِ دعا

گزشتہ ایک سال سے خاکسار بغرض حصول اعلیٰ تعلیم لندن میں مقیم ہے یہاں کے مقامی ماحول کے پیش نظر بعض ذہنی پریشانیوں سے لاچار ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت سے التجا ہے کہ وہ میرے لئے درد دل سے دعا فرماویں کہ رب العالمین میری والدہ بہت اپنے خاص فضل سے نہایت اعلیٰ رنگ میں کرے اور میری مشکلات کو اپنے خاص دست کرم سے حل کرے تاکہ بعد تکمیل تعلیم بخیر و عافیت ربوہ پہنچ کر اپنے محبوب آقا کی زیارت کر سکوں جس کے لئے آنکھیں ترس رہی ہیں، آمین اللہم آمین۔

(طالب دعا اعجاز احمد لندن)

نوٹ:- عزیز اعجاز احمد صاحب نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ (منیجر)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۵ اگست۔
• حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پُرخلوص نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے لئے آج ملک کے تمام شہروں میں عید میلاد النبیؐ کی تقریب فقید المثال تزک و احتشام اور وقار کے ساتھ منائی گئی۔ اس موقع پر شہروں کو رنگ برنگ جھنڈیوں، آراستہ محرابوں، عظیم الشان دروازوں اور بجلی کی رنگدار ٹیوبوں اور قمقموں سے دلہن کی طرح مزین کیا گیا۔ جلوس نکالے گئے اور مساجد میں نعت و قرآن خوانی کے علاوہ ملک کے استحکام و ترقی، مختلف مسلم ممالک میں اتحاد اور کشمیر کی آزادی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ بخیر حضرات نے غرباء میں کھانا اور کپڑے بھی تقسیم کئے۔ رات کے وقت شہر کے تمام بازاروں اور سرکاری و غیر سرکاری عمارتوں پر چراغاں ہوا۔

صوبائی دارالحکومت میں اس مرتبہ عید میلاد النبیؐ کی تقریب پہلے کے مقابلہ میں زیادہ جوش و خروش اور عزت و وقار سے منائی گئی۔ لوگوں نے اپنے علاقوں کو سجانے میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر جوش و عقیدت کا مظاہرہ کیا۔

• لندن ۵ اگست۔ یہاں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بھارت نے لداخ کے علاقے میں اپنی فوجی تیاریاں تیز کر دی ہیں۔ امریکی اور روسی بار بردار طیارے ہر روز دہلی اور لیہ کے درمیان متعدد پروازیں کر کے بھارتی فوجیوں کے لئے بڑی مقدار میں جنگی سامان اور رسد پہنچانے میں مصروف ہیں ان اطلاعات کے مطابق بھارت نے لداخ کے علاقے میں اپنے مقامی انتظامات از سر نو منظم اور مضبوط کر لئے ہیں۔

لداخ کے صدر مقام لیہ کو متوقع محاذ اور دوسرے علاقوں سے سڑک کے ذریعہ ملا دیا گیا ہے اور اس سڑک پر ہر وقت جیپ گاڑیوں اور خچروں کی آمد و رفت جاری ہے جن پر سامان خورد و نوش اور اسلحہ لاد کر محاذ کے علاقہ میں ذخیرہ کیا جا رہا ہے اس کے ساتھ امریکہ اور روس کے بار بردار ہوائی جہاز بھی دن میں دہلی اور لیہ کے درمیان پروازیں کر رہے ہیں۔ ان جہازوں پر سپاہیوں کے کھانے کے لئے بکرے اور دنبے اور توپوں کے لئے گولہ بارود پہنچایا جا رہا ہے۔

• منیلا ۵ اگست۔ انڈونیشیا، فلپائن اور ملایا کے وزراء خارجہ نے وفاق ملائیشیا کے بارے میں ایک فارمولا مرتب کر لیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ وفاق ملائیشیا اس طرح قائم کیا جائے اس سے ۔۔ اقوام متحدہ کی وساطت سے شمالی بورنیو اور سراواک کے عوام سے پوچھا جائے گا کہ وہ وفاق میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اب اس فارمولے کی تفصیلات مرتب کی جا رہی ہیں۔ توقع ہے کہ یہ تفصیلات آخری منظوری کے لئے تینوں سربراہوں کی کانفرنس میں پیش کی جائیں گی۔ اطلاع ملی ہے کہ تینوں سربراہوں نے وزراء خارجہ کی اس تجویز سے اتفاق کر لیا ہے کہ انڈونیشیا، فلپائن اور ملایا کی کنفیڈریشن قائم کی جائے اس کی تفصیلات بعد میں تیار کی جائیں۔

• نئی دہلی ۵ اگست۔ مستقل سندھ کمیشن پانچ اگست سے چودہ اگست تک راوی، ستلج اور چناب کے نچلے علاقوں کا دورہ کرے گا۔ چنانچہ وسلیمانکی، پنجند، سدھنائی اور بلوکی ہیڈ ورکس کا معائنہ کرے گا۔

• ڈھاکہ ۵ اگست۔ یہاں معلوم ہوا کہ گورنروں کی آئندہ کانفرنس ماہ رواں (اگست) کے آخری ہفتے میں راولپنڈی میں ہوگی۔ کانفرنس میں دونوں صوبائی گورنروں کے علاوہ صدارتی کابینہ کے وزیر اور دونوں صوبوں کے چیف سیکرٹری بھی شرکت کریں گے۔ اس کانفرنس میں مرکزی اور صوبائی وزارتوں میں توسیع اور ردوبدل کے متعلق حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔

• عمان ۵ اگست۔ مکہ ریڈیو کے اعلان کے مطابق یمن کی شاہی فوج نے صنعا کے شمال میں مصری فوج پر حملہ کر کے چوہتر مصری سپاہی ہلاک کر دئے۔ اور گولہ بارود کی ایک مقدار پر قبضہ کر لیا۔

• ماسکو ۵ اگست۔ روزنامہ ازوسیتا نے اپنے اداریہ میں حکومت چین کے اس بیان کو شرمناک قرار دیا ہے جو اس نے ایٹمی تجربوں پر جزوی پابندی عائد کرنے کے بارے میں معاہدہ ماسکو کے متعلق دیا ہے۔ اس سے پیشتر حکومت روس بھی حکومت چین کے بیان کو افسوسناک قرار دے چکی ہے اور کہہ چکی ہے کہ چین کا بیان درحقیقت ان لوگوں کی حمایت کرتا ہے۔ جو دنیا کی تباہی و بربادی چاہتے ہیں۔

درخواست دعا

کراچی سے مکرم مرتضیٰ علی صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ محترم سید ارتضیٰ علی صاحب لکھنوی عارضہ قلب کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور آپ [illegible] ہسپتال میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے

تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں کا ایف اے (سیکنڈ ایر) کا نتیجہ
ضلع سیالکوٹ میں ہمارے سکول کو اللہ کے فضل سے اول پوزیشن حاصل ہوئی

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) کا ایف اے سیکنڈ ایر کا نتیجہ درج ذیل ہے کالج کی طرف سے اس سال سترہ (۱۷) طلباء امتحان میں شریک ہوئے تھے جن میں سے ۹ پاس ہوئے اور باقی سب کمپارٹمنٹ میں آئے ضلع سیالکوٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نتیجہ کو اولین پوزیشن حاصل ہے۔ (عبدالسلام اختر ایم اے پرنسپل ہائر سکنڈری سکول گھٹیالیاں)

نمبر شمار	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	۳۱۲۹۸	افتخار احمد ملتھی	۵۸۲
۲	۳۱۲۸۹	عباد علی	۵۴۳
۳	۳۱۲۸۸	محمد رفیق	۵۲۳
۴	۳۱۲۸۷	محمد اسلم	۵۲۳
۵	۳۱۲۸۵	مختار احمد	۵۱۵
۶	۳۱۳۰۰	عبدالرحمٰن	۴۸۲
۷	۳۱۲۹۶	حبیب اللہ	۴۹۶
۸	۳۱۲۹۳	محمد اسلم کنور	۴۵۹
۹	۳۱۲۸۴	منظور احمد	۴۷۶
۱۰	۳۱۲۹۰	محمد اسمٰعیل	کمپارٹمنٹ انگلش
۱۱	۳۱۲۹۱	محمود احمد	” ”
۱۲	۳۱۲۹۲	نصر اللہ خاں	” ”
۱۳	۳۱۲۸۶	مبشر احمد	” ”
۱۴	۳۱۲۹۹	محمد سعید	” تاریخ
۱۵	۳۱۲۹۴	نذیر احمد	” ”
۱۶	۳۱۲۹۵	محمد سلیمان	” انگلش
۱۷	۳۱۲۹۷	فرمائش علی	” ”

ربوہ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ
بقیہ صفحہ اول

ہر حیثیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے آپؐ اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر اتم تھے آپؐ کو ایک طرف اللہ تعالیٰ سے کامل تعلق تھا اور دوسری طرف مخلوق سے کامل ہمدردی آپ کے قلب مطہر میں موجزن تھی آپ نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ اس دنیا میں صرف اور صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہی صحیح معنوں میں حبیب خدا کہلانے کی مستحق ہے باقی تمام لوگوں نے خواہ پہلے آئے یا بعد۔ آپؐ ہی کے طفیل قرب الٰہی حاصل کیا اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی حضور کے رحمۃ للعالمین ہونے کے ثبوت کے طور پر مبعوث ہوئے اور آپ نے جو مقام بھی حاصل کیا وہ فنا فی الرسولؐ ہونے کی وجہ سے ہی حاصل کیا۔

آپ کی نہایت موثر تقریر ساڑھے آٹھ بجے سے ساڑھے نو بجے تک جاری رہی جس کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴